کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان

خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور وہی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو پکڑے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤ گے ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے

یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے

جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے

بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا

قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا دار فسادوں میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بدعقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ مچ ظهر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عمل عادت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ

سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن

بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ ساتن دہرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدہا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا۔ سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہنچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بہوے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم

یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود انہی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بڑھا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر تکیہ کئے بیٹھا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے۔ جو صالح الاعمال ہے عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کروں گا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔ جو بندہ یا بندہ جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً جوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین

مالک ہے جزا کے دن کا۔ دوسرے اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کیطرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش

یہ چار صفتوں والا خدا ہے جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ۔ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش

عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالےٰ کے تقدس و تنزہ کا وراء الورا جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمٰن علی العرش استوی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا ہوتا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس نے یہ مراد

کہ وہ ورا الورا ر مقام جہان مخلوقات کی انتہا ہے یعنی وہ نقطہ جہان ۔ جہان ختم ہوتا ہے ۔ ایک تنزیہ ہوتی ہے ۔ ایک تشبیہ ۔ جب کہا مین تمہارے ساتھہ ہون اور ہر چیز پر محیط ۔ تو یہ تشبیہ ہے ۔ اب چونکہ تشبیہ کے مقام مین دہوکہ لگتا تہا ۔ کہ خدا محدود اور مخلوقات مین ہے ۔ اس لئے فرما دیا ۔ ذوالعرش العظیم ۔ یعنی سمجہایا ۔ کہ یہ اس کے تقدس و تطہر و تنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے ۔ قرآن مین استعارے بہت ہین ۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ ۔ ظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندہون کے لئے بہشت ہے وہ اندھے ہی اُٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنون کو پسند کرتا ہے ۔ اصل مطلب دل کے اندہے ہین ۔ جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پاوے گا اور جو اس خدا بینی کے یہان سے نہ لیجائیگا ۔ وہان اندہا ہی رہے گا ۔ دنیا مزرعۃ آخرت ہے ۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا ۔ جاہلانہ نفس کو دہوکہ نہ دو ۔ بینائی پیدا کرو ۔ جو بینائی یا بہشت یہان سے لے جائیگا ۔ وہی آگے پائیگا ۔ بغیر یہان کی بصیرۃ کے کچہہ نہ ملیگا ۔

ایاک نعبد وایاک نستعین

اے خدا تو جو چار صفتون کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہین ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ اللہ کو چار صفتون سے متصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے ۔ بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے ۔ کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے ۔ اس کی ربوبیت کو اپنے عملون سے ثابت کرے ۔ دیکہو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچہہ کرے گا ۔ چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو ۔ تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے ۔ جو اگلے مقربون اور راستبازون پر ہُوا ۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے ۔ جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہین کرتا ۔ دراصل زبانی حساب انسان کو نجات نہین دے سکتا ۔ کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام

یہ نہین ۔ کہ انسان چند باتین زبان سے مان کر ورد کرتا رہے ۔ بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ مین اپنے تئین اس حد تک پہونچا دے

[illegible]

کہ فیض آوے ۔ ولی جو اس سے پہلے گذرے صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تہی

کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہین بلکہ وہ گداز ہو گئے ان کی نظر مین سب کچہہ فنا تہا ۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہگیا تہا اور کسی کا وجود باقی نہ تہا ۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تہا ۔ کہ اس مین محو و گداز ہو گئے ۔ جب انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے ۔ تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اس پر انعام و اکرام ہوتے ہین ۔ ہزارہا اولیا گذرے ہین ۔ دار الکفر و الشرک مین بہی کم ایسی جگہ ہین جہان دو چار قبرین ایسے بزرگون کی نہ ہون ۔ جو ولی اللہ کہلائے ۔ جو چور اور ڈاکو

فوائد محبت

ہو ۔ لوگ خود سمجہہ لیتے ہین ۔ اس سے بھی جو ولی محبت رکھے اگر اور کچہہ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہو گا کہ اس کے گہر مین چوری نہ کرے گا ۔ سمجہتے ہو ۔ جب ڈاکوؤن اور چورون سے فایدہ ہو جاتا ہے ۔ تو کیا خدا سے نہین ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگان جا سکتی ہے ۔ یقیناً سمجہو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلون والا ہے جن لوگون نے اس کے فضل سے انکار کیا مجہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ انہون نے کبہی اختیار نہین کی ۔ ان لوگون پر یقین کہنے والے بے خبر ہین دوستی عمدہ چیز ہے ۔ دوستون مین خاص صفات ہوتی ہین ۔ جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فایدہ اُٹہائیگا دوست بننے کے یہ معنے ہین کہ اس درجہ کی محبت خالص پیدا ہو ۔ کہ آپس مین کوئی فرق نہ رہے ۔ پہر جب دنیا کے لوگون کی محبت سے فایدہ اٹہایا جاتا ہے ۔ تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہین ۔ جو خدا کو ایسے عیبناک الزامون سے ملزم کرتے ہین ۔ جو بخیل لوگون کا کام ہے نہ کہ خدا کا ۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے ۔ کہ مکتی دائمی نہین کچہہ مدت کے بعد آدمی پہر بندر سور بنایا جاتا ہے ۔ حالانکہ

نجات دائمی ہونی چاہیئے

پرمیشر اگر اس سے درحقیقت بیزار ہوتا ۔ تو مکتی مین داخل کیون کرتا ۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہین رکہتا کہ راضی ہونے کے بعد بہی اُسے عذاب دینا چاہتا ہے ۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہین کر سکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے ۔ مین تجہہ پر راضی ہو گیا تو یہ معنے ہوتے ہین ۔ کہ گناہ بہی بخشدیا ۔ یہ نہین کہ راضی ہو گیا ۔ مگر گناہ نہین بخشے ۔

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ

یہ لوگ کہتے ہین کہ عمل محدود ہیں پس نجات کی مدت بہی محدود ہونی چاہیئے ۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے ۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ کیا جو شخص مُحب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لئے بنتا ہے ۔ جب یہ بات نہین تو انما الاعمال بالنیات ۔ ان مین ان کا کیا قصور ہوا کہ پرمیشر نے انہین مار لیا سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے ۔ جب مر گیا تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب وہ دشمن ہو گیا ۔ ہرگز نہین ۔ پس یہ سمجہنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے ۔ جو لوگ نمازین پڑہتے روزے رکہتے ہین تو وہ ساتہہ ہی یہ ارادہ نہین کر لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہو جائینگے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہین ۔ آگے خدا نے انہین مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے ۔ ان کا کچہہ قصور نہین پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لئے نجات غیر محدود غیر موزون نہین ۔

سورۃ فاتحہ مین تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت

قصہ کوتاہ یہ چار صفتین ہین جو لفظی باتین نہین بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکہلایا ہے کہ دنیا مین کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اسی قسم کا تفرقہ تمام مذاہب مین ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے ۔ جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کر دیا ۔ پس یہ سورۃ جوامع الکتاب کہلاتی ہے ۔ یہ پانچ وقت اسی لئے پڑہی جاتی ہے کہ لوگ سوچین کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے ۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہین کر سکتا اور مکتی اس واسطے نہین دیتا کہ آگے پہر بنائے گا کیونکہ چند محدود روحین ہین جو آپ سے چلی آتی ہین ۔ انہین کو بار بار دنیا مین لاتا ہے ۔ اگر سب کو نجات دے تو پہر آگے کیا کریگا ۔

اسلام مین خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہین ۔ کہ اگر تمام دنیا کی نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے ۔ ہم کہتے ہین کہ جیسا یہ لوگ سمجہتے ہین ۔ جب اس مین کئی ایک نقص ہین ۔ تو پہر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہو سکتا ہے ۔ خدا مین

معبود کیسا ہونا چاہیئے

تو صفات کاملہ پائی جانی چاہیئین اگر یہ نہ ہون ۔ تو پہر اس پر کیا امید ہو سکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکہتا ہے ۔ پس اسی سے دعا مانگو

اھدنا الصراط المستقیم

ہمین وہ سیدہی راہ دکہا دے ۔ جو ان لوگون کی راہ ہے ۔ جن پر تُو نے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ مُنہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ لی ۔ یہ کافی نہیں ۔ ہزارہا مسلمان ایسے ہیں ۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں ۔ ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی ۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے ۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا ۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے ۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو ۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے ۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی ۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو ۔ تو کچھ زیادہ نہیں ۔

خدا کریم ہے ۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں ۔ پس تم جو کام کرتے ہو ۔ یہ مطالعہ بھی کر لو ۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا ۔ انسان جو عمل کرتا ہے ۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو دُرسے کو کیا ہوا ۔ الغرض اللہ تعالےٰ اپنی چار صفات بتلا کر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو ۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے ۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی ۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یہ تعصب کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ ایسا ہوگا ۔ پس فرمایا ۔ کہ جیسے پہلوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہوگا ۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا ۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا ۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں ۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو ۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کی طرح نہیں ۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے ۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا ۔ جو بدعملی کرتا ہے اُس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں ۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں ۔ اب اگر یہ شخص اس دھوپ کو بند کر دے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا ۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے ۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو ۔ کوٹھڑی کے دروازے کو بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو ۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے ۔ وہ دیکھتا بھی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں ۔ کہ چاند ۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو ۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے ۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیٔ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں ۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے ۔ کہ ان جب تک کتّا اور بلی نہ بنے ۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی ۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے ۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے ۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تھیں ۔ سب نبیوں کو دکھ دیا ۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے ۔ ڈاکو تو کئی ہوئے ۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں ۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرنے ۔ اس لئے ان کا نام مغضوب علیہم ہوگیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں ۔

اعتراض اور اس کا جواب

اگر یہ اعتراض ہے کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے ۔ جب اس امت کے لئے خاتم ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے ۔ وہ یہودی عیسےٰ کو سولی دینا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے ۔ کہ آخر یہ بھی یہودی بن جائیں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے ۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں ۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں ہم پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ۔ میں نے ان کے کفرناموں میں دیکھ کر کہتے ہیں ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے ۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں ۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں ۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں ۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں ۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں ۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی ۔ اللہ تعالےٰ تو خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے ۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا ۔ اسی لئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی ۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین ۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا ۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں لی تھی کہ خدا کو واحد جانو ۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی ۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے ۔ جو حضرت عیسےٰ کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں ۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے ۔ اور ضالین نرم ۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ تورات کے پابند تھے ۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے ۔ جو قرآن میں ہے ۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا ۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں ۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں ۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا ۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو ۔ تو سزا دے گا ۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو - تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے - یہودیون کے اعمال ایسے تھے - کہ ان کی سزا اس دنیا مین ہی ہو سکتی تہی - مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنا لیا پس یہ آگے چل کر سزا پائین گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے - تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا - یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائین زمین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین - یہودیون کے بارے مین یہ نہ فرمایا - معمولی گناہ تہا - یہین سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے - اور سزا مین تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے - ایک چور معمولی ہو - تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چورون کا استاد ہو تو اس کی اور - پادریون نے اپنے بدعقیدے کو یہان تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے - ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بناحق کے نہائیت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہے

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہین رکھتی

مگر مین جانتا ہون کہ گورنمنٹ کو ان سے کچھ تعلق نہین - کئی انگریز ایسے ہین جو پادریون کی صورت دیکھنے کے بھی روادار نہین - مجھے ایک انگریز ملا - اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی - مین نے اس کی وجہ پوچھی تو تبلایا کہ مین ایسے رستے سے بھی نہین گذرنا چاہتا - جہان کسی پادری کی کوٹھی ہو - ایک اور انگریز تہا - جس کی عدالت مین ہمارا مقدمہ ہوا - فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تہا - آٹھ دس گواہ بھی گذارے اور یون بھی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار مین سب کچھ ہوتا ہے - قومیت کا سوال بھی تہا مگر مین نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بدذاتی نہین ہو سکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دون - مجھے بلا کر کہا - آپ کو مبارک ہو - اگر یہ لوگ ان اوصاف والے نہ ہوتے - تو ہمارے حاکم کبھی نہ ہوتے - مسلمانون مین جب یہ حالت ہو گئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کتون کے آگے ہڈی ڈال دین تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین - اور اخوت ہمدردی کا نام ونشان نہ رہا - تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی -

انگریزی حکومت کا دوسرون سے مقابلہ

ہم نے وہ زمانہ بھی دیکھا - کہ جب کوئی اذان دیتا - تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے - ابتدائی زمانے مین قادیان کا بھی یہی حال رہا - جب انگریزون کی عملداری ہوئی - تو ایک نیک پارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا - ملان کو اذان کے لئے کہا - تو اس نے نہائیت آہستہ اذان دی - سپاہی نے کہا یہ بھی کوئی اذان ہے - تم زور سے کیون نہین بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے - وہ بولا بیشک زور سے اذان دو - چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی - کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ مین کوئی اذان نہ دیگئی تہی - لوگ اکٹھے ہو گئے اور اسے پکڑ کر لے گئے - کاردار کو معلوم تہا کہ اب انگریزی سلطنت ہے - تو اس نے کہا گھر جا کر بیٹھو - اب تو لاہور مین گائیان ہوتی ہین ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہین کہ ایک سید صاحب تھے وہ آ رہے تھے - اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی - تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا - غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دئے گئے ہون گے - پس یہ راج مسلمانون کے لئے بالخصوص کیون موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر

حدیث مین آیا ہے - کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکایت مت کرو - بلکہ اطاعت - کیونکہ دراصل بات یہ ہے - کہ حاکم بد نہین بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا - اور الحمدللہ کہ ہمارے انگریز حاکم بہی نہائیت منصف مزاج ہین اور جو دوسری قومون کے ہین - ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بھی نہین جا سکتی - ہم پر سات سو جرمانہ بھی کر دیا مگر آخر انہی ہاتھون سے واپس دینا پڑا - ڈویژنل جج ایک پادری کا بیٹا تہا مگر اس نے نہائیت منصف مزاجی سے دن بھر ساری مثلین سنین - مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولد الزنا کو کہتے ہین اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹون کا ایک ہی جھوٹا ہو - خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تہی - کہ بڑا الو بھی الو اور چھوٹا الو بھی الو ہی ہوتا ہے - مگر اس نے یہ سب کچھ سنکر کہا کہ مین آپ کو بری کرتا ہون اور فیصلہ مین لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے - تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تہا - یہ انگریزون ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہین - کہ اگر انہین خدا بھی طاقت دے تو بوٹی بوٹی تقسیم کرلین

تتمہ بیان

خیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکہ دارون مین سے پادری بھی ہین ان مین سے بعض تو ایسے ہین - جنھون نے کبھی انجیل دیکھی بھی نہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہین کہ تنخواہ پاتے ہین اور ان کی تنخواہین ان چندون سے آتی ہین - جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہین - اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ان کے سینون پر بہاری ہے - ہندون کا مذہب ان لوگون کی راہ مین نہین - اس کے تو اصول ہی ایسے ہین کہ کوئی شریف آدمی انہین پسند نہین کر سکتا - مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو روح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا - کچھ بھی کرین - اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہین کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہو سکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے - حالانکہ اس کے اور بھائی بھی تھے - ماں بھی تہی - پھر خدا بھی ایسا کمزور کہ چند یہودیون نے اسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا مین بڑے زور سے کہتا ہون کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہین کر سکتا - پھر اس سے بھی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے - بھلا یہ بات بھی کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اس کے بدلے مین بکر کو سزا دی جائے یا سر درد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پیٹے - کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی - اصل بات یہ ہے - کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہین اور گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین ولائیت کے جو سمجھدار لوگ ہین وہ خود اس بات کو چھوڑتے جاتے ہین - مبارک زمانہ آ گیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی - کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے - یون تو ہندو - سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہین - مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے - کہ نہ صرف خود گمراہ ہین - بلکہ گمراہی کرنے مین بھی ناخنون تک زور لگا رہے ہین - حدیث مین اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے - جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا - مگر قرآن مجید مین ضالین کا لفظ ہے - یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہین جیسا کہ آخری زمانہ مین لوگ سمجھین گے دیکھو تورات مین صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل مین بھی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے - یہ فرما کر کہ موتی سورون کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہین - چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد مین خدا کے

خلاف ... ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے

بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے گو وہ گند نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سب سے بڑھکر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ ہونے کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیگئی۔ تو کسر صلیب از خود ہوگئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کو توڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا۔ کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسے مر گیا۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہو جائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکل تو ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ آپ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کر کے دکھایا کہ ایک مدینہ میں مدفون اور دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلما توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شاید تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زبان سے شہادۃ دی

اسلام کے نادان دوست

عبد الحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں

اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیه۔ هدی للمتقین یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کیا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر و اوتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دلوں میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیا نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالے فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ دیکھو جنگ واقع ہوگی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت ہو کر واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہے میں آ کر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنور کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوے ایسا نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جن میں سے چند حقیقة الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہین مرسکتا بلکہ حال سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ مین ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکا ہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہین کہ مسلمان ہوجائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہین جو لوگ سمجھے ہین۔ شیطان ایسا سادہ نہین کہ محض لفظون سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو وہ اپنی شیطنت سے باز نہین آنے کا۔ ہان اگر وجود کے ذرہ ذرہ مین لاحول رچ جائے اور ہر حال مین خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہین۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائین گے۔ یہی ہین جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف مین اپنی صفات بتا کر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس مین یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت مین دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہین رکھ سکتا۔ تم اپنے تئین پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہین۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث مین ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہین۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا مین لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یون بک بک کرنے کا نام نہین بلکہ دعا تو مر رہنے کا مرادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا مین قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہین اور دل مین ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولین یا کاشتکاری کا کام کرین۔ یہ دعا نہین بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہین کرتا پورے طور سے دعا مین محو نہین ہوجاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہین دیتی۔ فرماتا ہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ یعنی نجات پا گئے فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی دعا مین خشوع سے کام لیتے ہین۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہین۔ پگھل جاتے ہین محو ہوجاتے ہین ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندون سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل مین دو محبتین نہین جمع رہنی چاہئین ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون۔ این خیال است و محال است و جنون

جہان دنیا کی محبت ہو وہان خدا کی محبت بھی ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین هم عن اللغو معرضون۔ سب لغوون کی مان دنیا۔ تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہین۔ وہی فلاح پاتے ہین۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہین کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہین۔ جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت مین ایک دم کے لئے بھی ہم سے نہین بھولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیادار نہین کہلاتا۔ بلکہ دنیادار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو۔ پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے۔ کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بدفعل سے دوسرا بدفعل پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گند سے نجات پالی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہنچانا ہے

زکوٰۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین هم للزکوٰۃ فاعلون اور جو خدا کے رستے مین صدقات وغیرہ دیتے ہین۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے۔ تو خدا کی راہ مین دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل مین جاگزین ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ مین دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ مین خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزارون دنیادار ایسے ہین جو زکوٰۃ نہین دیتے اگر وہ دین تو غریب قحط سے بچ رہین۔ زکوٰۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالون پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب یہی دنیا کی محبت نہین دینے دیتی۔ ہزارون امیر ہین ان مین سے بعض اگر دیتے ہین تو وہ اپنے خزانون کے حساب سے نہین دیتے یہ قوت زکوٰۃ دینے کی۔ لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوٰۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین هم لفروجهم حافظون۔ فرمایا۔ یہ نتیجہ ہے مالون کی زکوٰۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ مین فدا ہوگیا ہے۔ کہ اس کی راہ مین اپنے مال کو اپنا مال نہین سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بدنظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ مین قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین هم لامانا تهم وعهدهم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہوجاتی ہے۔ تو چھوٹے گناہ خود بخود دور ہو جاتے ہین۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کر دے گے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا شرح ہوگیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق مین دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہین ان مین کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوٰۃ سب نیکیون کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین هم علی صلوتهم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازون کو پابندی سے گذارتے ہین اور ان کو کسی حالت مین نہین چھوڑتے۔ نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

مین سنے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا سب حقوق کے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بلاؤن سے محفوظ رہیگا۔ مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہین کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین مارلیں یہ نماز نہین بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہوجائے کہ پگھل کر آستانۂ الوہیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے۔ نماز کی اللہ کو ضرورت نہین۔ واللہ غنیٌ عن العالمین۔ اس مین بھی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بھلائی کے لئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہوجاتا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہوجائے کچھ بھی اس کا بگاڑ نہین سکتی وہ خدا تعالیٰ اس ایک کے لئے لاکھون کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو اسکو نماز پر قائم کیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمت ہے۔ کہ نماز ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرۃ بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی مین ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہین۔ کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ دلی حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے مین بہت خوبصورت اور خوش نما مگر باطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔ اسی لئے فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوتہم ساھون۔ یعنی ان نمازیون کے لئے بھی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین۔ نماز کی حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیون سے بچتا رہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار مین نہین۔ پس دعا مین لگے رہو۔ صبح و شام دعا کئے جاؤ تا تم پر رحم کیا جاوے اور یہ حالتین میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے ردی آتے جاتے ہین۔

خطرناک دن آنیوالے ہین

جو باتین مجھے معلوم ہین اگر تمہین معلوم ہون اور جو یقین مجھے خدا تعالیٰ کے کلام پر ہے۔ اگر تمہین ہو۔ تو مین سچ کہتا ہون کہ تم ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتۃً آئے گا اور خدا تعالیٰ اپنی پوری تجلی دکھا ئیگا۔ دیکھو ابھی کل پرسون بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی انذار کی باتین نرمی سے شروع ہوتی ہین۔ دیکھو حضرت موسےٰ کے زمانہ مین پہلے نرم نرم عذاب آئے کہ حشرات الارض نکل آئے۔ خون پھیل گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا فرعون قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا۔ کیونکہ قحط کا اثر تو غریبون پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے۔ جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤگے۔ جب وہ وقت آگیا تو پھر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کرسکتے ہو طاعون بھی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک ایسی سخت طاعون آئے گا جو پہلے کبھی نہین آیا۔ بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بھی نہین رکھا جاسکتا۔

مومن وہ ہے جو عذاب آنیسے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھ سُن چکے ہو اس کی باتین سنکر نافرمان برداری کے راہون سے بچو۔ وہ سزا دینے مین دھیما ہے۔ اس کی رحمتین سمندرون سے بھی زیادہ ہین مگر وہ شدید العقاب بھی ہے اس حالت مین جب انسان اس کے احکام نہ مانے۔ اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آپڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ بچایا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سود مند ہوسکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین کتنے دل ہین جو ان باتون سے ڈرتے ہین۔ مین دوبارہ کہتا ہون کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہین بدعملیون سے بچو تا بچائے جاؤ۔

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہین۔

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ مین مسیح موعود آئے گا اور جہان تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائینگے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہین اور اس کی توجہ کا نشانہ بنین گے وہ مرین گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیون آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لئے پیدا کیا اور مین دیکھتا ہون۔ کہ ایک دل مین بھی خدا کی عظمت نہین رہی۔ جو کچھ طاعت کرتے ہین وہ بھی رسم یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازارون مین سے کتنے ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر گذرتے ہون گے دوڑے جاتے ہون گے مگر سب دنیا کے لئے۔ تم پوچھ دیکھو کسی مین اسلام کی تڑپ نہین۔ جتنی تپش ہے۔ سب دنیا کے لئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیون عذاب نہ آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلون مین خدا سے تعلق نہین تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لئے ہزارون ٹکرین مارتا ہے کیا کبھی خدا کے خوش کرنے کے لئے بھی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہین جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہین۔ تو خدا اس کے ساتھ کیا تعلق رکھے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہین یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ بھی تعلق نہین تو خدا کو بھی کچھ تعلق نہو گا۔ ایک حدیث مین ہے کہ اے جو میری طرف آہستہ آئے مین اس کی طرف تیز آتا ہون اور جو تیز آئے۔ مین دوڑ کر آتا ہون۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی سبقت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پروا ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود ذوالقرنین ہے

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید مین دیکھا تھا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس مین ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ قصے سنانیوالا تو نہین جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہین۔ اسکی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہین ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہان کیچڑ مین آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھا جہان ان پر سورج چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بچاؤ نہین کرسکتے۔ تیسری قوم وہ جنہون نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنا دے۔ اصل مین یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک نے لکھا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بھی دنیا کی تمام رائج صدیون مین سے دو صدیون کو پایا ہے۔ اللہ نے پیشگوئی کے رنگ مین فرمادیا۔ کہ اس کا تین قومون سے سابقہ پڑیگا۔ ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومین) اندھیرے مین ہین اور پانی صاف نہین رکھتے یعنی ہدایت کے نور سے الگ ہین اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہین بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہوگیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایۂ امام کے

جاری کیا جاتا ہے ۔ جب ایسی مجالس کا وجود پایا جائے

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی ۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے ۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا ۔

(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت

(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادیہائے انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو ۔ پہر درخواست کرو ۔

(۵) کونسل وزیر ہند مین ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت ۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست ۔

(۶) جوڈیشل اور اگزکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ

(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے ۔

(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت ۔ (بدر) یہ بھی بالکل بیجا ہے ۔

(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت ۔

(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم وتخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو ۔

بلاد اسلامی

(بدر کے کالمون کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء ۔ ہفتہ گذشتہ مین انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار مین باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور مین گفتگو ہوتی رہی ۔ گمان کیا جاتا ہے ۔ کہ مسئلہ مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے ۔

۲۹ ۔ دسمبر ۔ آج باب عالی سے محکمہ حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے ۔ کہ مکہ معظمہ مین مرض ہیضہ کے اور کیس بہی ہوئے تو اس سال حاجیون کو واپس ہونے کے وقت قرانٹین مین کئی ایام تک ٹھہرایا جاوے ۔

مصر کے مقامات جرجا وقلیہ اور سیوط مین مواشی مین دوبارہ طاعون پہوٹ پڑی ہے ۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہین اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے ۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ ۔ المؤید کے دو پرچون مین غلاف کعبہ کے متعلق دو لمبے چوڑے مضامین شائع ہوئے ہین کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑہانا بدعت ہے اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین ہی کعبہ غلاف شدہ تہا ۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ مین گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھکر بدر کے کسی آئیندہ نمبر مین درج کیا جاویگا ۔

مرمت مسجد عمرؓ ۔ باب عالی نے مسجد عمرؓ واقع بیت المقدس کے مرمت وفرش وزینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دین گے ۔

حجاز ریلوے ۔ حرمین شریفین مین ریلوے سڑک کے بچہانے کا کام شروع ہو گیا ہے ۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آئیندہ ماہ ربیع الاول مین مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا ۔ مصر کا اخبار صباح لکہتا ہے ۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنون مین طے کرتے ہتے ۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن مین طے کرتے ہین ۔

باب عالی سے ڈاکٹرون کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہین ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکہین ۔

متفرق خبرین

کل دنیا مین ۴۳۴۴۴ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہین ۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۴۴۷ رسالے ہین بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۱۳۶ شایع ہوتے ہین ۔

جدہ مین طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی ۔

ویلیوپے ایبل کے لئے ایسے فارم بنین گے جسمین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلان شے حسب فرمائش بہیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور بیندہ کی چیٹھی پر وی پی کا لفظ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے ۔ اور بائین کونہ پر اپنا نام ونشان ۔

اضلاع پنجاب مین گہوڑون کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب مین فوجی مطالب کے لائق کتنے گہوڑے موجود ہین ۔

اپرل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دولاکھ ۲۴ ہزار سات سو ٹن ولایتی کہانڈ کی ہندوستان مین کہپت ہوئی ۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدہووال اور لودیانہ کے سٹیشنون کے درمیان دو پسنجر ٹرینون مین واقع ہوا ۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہین ۔

ہندوستان وافغانستان کی سرحد کے اتصال پر والئی افغانستان سپاہیون کی تعداد مین اضافہ کر رہے ہین تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کرکے افغانستان مین داخل نہ ہو جائین ۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکہنے کا اعتراف کیا ۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالکا مین اس کی تردید کی تہی ۔

بمبئی مین ایک وسیع مویشی خانہ کی چہت گرنے سے ۱۵۰ بہینسون سے ۲۰ بہینسین مر گئین ۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹننٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنا مایٹ کا حادثہ پیش آیا تہا ۔ ۲۰ ۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑہ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تھے اور پہر موقوف کئے گئے تھے گرفتار ہوئے انہون نے اقبال کر لیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا ۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیون کو پہنسایا جاوے ۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس میل سے تعویذ لاکر اپنے بچے کو جب تک گہول کر نہ پلالین دودھ نہین پلاتے ۔

جاپان مین تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہین اور ہندوستان مین ڈیڑہ کروڑ ۔

لندن مین ایک کارخانہ مین گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانون مین پہونچگئی ۔ آگ جلد بجہائی گئی کئی آدمی گم ہین ۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے ۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والون کی شرارتون سے تنگ آگئے ہین اس لئے اقوام منگال ۔ جاجی اور کش وار کے لوگون جرگون کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے ۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصیٰ میں پڑھی تھی -)

خوشتر آں باشد کہ دلبران ٭ گفتہ آید در حدیث دیگراں

دار الامان قادیان

اہل دین کو بھی بڑی مدت سے تیری جستجو
ڈھونڈتے پھرتے تھے شیخ و شاب تجھ کو کوبکو
صوفی و ملا میں بھی اکثر تھی تیری گفتگو
تھی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو
تو وہ عنقا تھی کہ تیرا کچھ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ تھی کہ مجنون نے تجھے دیکھا نہ تھا

تھا کوئی تجھ کو یمن کے جنگلوں میں ڈھونڈتا
کوئی ہر دم و شام ہی میں تھا بھٹکتا پھر رہا
کوئی کہتا تھا تیری تعبیر ہے اُم القریٰ
جستجو میں الغرض تری ہر اک دیوانہ تھا
ہند کی طرف ۔ آہ ! لیکن آنکھ اٹھاتے ہی نہ تھے
ایسے بھٹکے تھے کہ سیدھی راہ پہ آتے ہی نہ تھے

کھائے غوطے مدتوں تک جب اسی گرداب میں
ایک ہلچل مچ گئی اسوقت شیخ و شاب میں
مل گیا آخر نشان تیرا یہاں پنجاب میں
ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب میں
فخر موجودات عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحاب عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبیؐ ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے
جملہ سرکاروں سے بڑھ کر جس کی اک سرکار ہے
جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے
سچ ہُوا فرمودہ اسکا مرحبا ! صلِّ علیٰ !
مجھ کو ہندوستان سے[1] ہے آرہی ٹھنڈی ہوا

ہند میں آئیگا مہدی رمز اسمین تھی یہی
اے مسلمانو ! کیا غور اسپہ بھی تم نے کبھی
پیشگوئی تھی بڑی یہ احمدؐ مختار ۔ کی
سرور عالم کا صدقہ ! ضد سے باز آجاؤ بھی
یاد رکھو ۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئیگا
تم میں کا ہر آدمی ننگ بشر کہلائیگا

بخت پر نازاں ہو اپنے تو بھی اے ہندوستان
آگیا آخر تیرا مہدی ۔ مسیحائے زمان
تخت پر تیرے ہوا اترا کنہیا بن کر اجان
پھر بنے گا جسکے تو انفاس سے جنت نشان
سُن ذرا بانگ جرس سے تو بڑی مدت سے ہان
تیز چل ! آگے نکل جائیگا ورنہ کارواں

اے مثیل مکہ ! اے دار الامان اے قادیان
تیری خاطر سہے جھیلی ہیں ہزاروں سولیاں
تیری خاطر بہ گئیں آنکھوں سے خون کی ندیاں
تجھ پہ قربان کر دئے ہیں ہم نے سب آرام جاں

سہنے برسوں ہی تلک رو رو کے پایا ہے تجھے
مال و زر خویش و اقارب کھو کے پایا ہے تجھے
خون دل کھایا کئے ہم سہہ جبین برسوں تلک
چرخ تھا دشمن ہمارا اور زمین برسوں تلک
خونفشاں آنکھیں ہماری یہ رہیں برسوں تلک
ہمکو راتوں نیند آئی ہی نہیں برسوں تلک
تب کہیں جاکر ملی ہے تو ہمیں اے قادیان
مال ہے کیا چیز ! کیوں تجھ پر فدا کر دیں نہ جان

ہم کہاں اور احمدؐ مختار کا دلبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں
مسجد اقصیٰ کہاں ہے ۔ محراب اور منبر کہاں
نور دین ۔ احسن کہاں اور صادق مخبر کہاں
شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیوں کر ہو ادا
خدمت مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے آسمان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ
جسم اپنا ہے نرالا اور جاں سب سے الگ
ہے فقیروں کا نیا بھیس اور شاں سب سے الگ
راہ و رسم اہل دنیا سے نہیں ہم آشنا
ہم وہ فانی ہیں نہیں جن کو کبھی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا میں نہیں
حق تو یہ ہے آج تو ہے قادیان کی سرزمین
آج ہے سکتے کے عالم میں نگاہ نکتہ بین
یثرب و مکہ سے رتبے میں ذرا بھی کم نہیں
آج یورپ اور امریکہ بھی ہیں تجھ پہ فدا
محو حیرانی کھڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تھا ۔ ہے تو پوشیدہ ہندوستان میں
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن میں
اور ہے وہ گوہر نایاب تیری کان میں
بیسیوں جگہوں پہ جس کا ذکر ہے قرآن میں
جس کے دم سے پھر پھلے پھولیگا چمنستان ہند
ڈھونڈیں گے کپڑوں سے جسکی برکتیں شاہان ہند

جس کے دور عدل میں تیغ غزا چلتی نہیں
لاکھ سر پٹکے عدو ۔ اس کی ذرا چلتی نہیں
شرک اور عیسیٰ پرستی کی ہوا چلتی نہیں
ہوگئی ہے کُند سیف چشتیا چلتی نہیں
کوئی بھی خنزیر روئے ارض پہ چھوڑا نہیں
ہے صلیب ایسی کہاں ۔ اُس نے جسے توڑا نہیں ؟

بھائیوں کی کیا کہیں پر آہ ! اپنی داستان
دیکھتے ہیں سینکڑوں ہی اپنی آنکھوں سے نشان
لکھ نہیں سکتا قلم اور کہہ نہیں سکتی زبان
چھوڑتے پھر بھی نہیں ہیں جہل اور نادانیاں
کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہیں
ان کے آگے کچھ حقیقت میں مسیحائی نہیں

بعض اپنے زعم میں ہیں خیر خواہ اسلام کے
بعض آزادی کی دھن میں ایسے متوالے ہوئے
دوست نادان بن کے ہیں عداوت کر رہے
دھولیں کے کتے ہوئے گھر کے رہے نہ گھاٹ کے
ان بچاروں کو خبر کیا ہے چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں ؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو ! قادیاں کے یہ کرشمے دیکھ کر
نور دین سے جبکہ ہو جائیں منور بحر و بر
کیوں ٹبرٹی کے نشے میں ہو رہے ہو بیخبر
خود بخود مل جائیگی تمکو لبرٹی ارض پر
کام آئیگا نہ تیرے پالٹیکس اے مہربان
جب دکھائیگا خدا اپنے نئے قہری نشان

[1] حدیث میں آیا ہے ۔ مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے ۔

(حقیت)

ضرورت نکاح

۸ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۹ - پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل اسی صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱؎ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیج دینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام ہدایۃً کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران رعایت گوارا کیگئی ہے کہ اسعدد تین اصل کتاب ہی مفت ہو گئی ہے کیونکہ خریدار سو ست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ جیسے کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ کے پرد انہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاختلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم در قرآن کریم کی دعائیں۔ منظوم احمدی کامیں۔ جیبی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ روانگی ارسال کتابوں پر کٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ سرست صرف سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گوریکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ر

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ پر اسے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ حضرت مولوی ... [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عـــلہ

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے لئے ت روپے کو بھی گران نہیں

قیمت ۱ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا۔ اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم **محبوب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور**

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دیتا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھکا جاتے ہوں ان شاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سیکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ از انجملہ سرمہ عجیب ۳ دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دھند۔ آنکھوں سے پانی بہنا اور پیچ پن اور ضعیف بصارت کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی کس عـہ سفوف جریان خونیہ ...

سفوف معرج مانم۔ دو پرانہ فتور ہضم جیسے ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور زخم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے

قیمت فی بکس عہ

پتہ۔ خوشخط بعد حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول رجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ گوجرانوالہ